© rasailojaraid.com

سحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یُحْرَمُ الرِّفْقَ یُحْرَمُ الْخَیْر

ح مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب ۔ باب فضل الرفق

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نرمی
محروم ہے، وہ بھلائی سے محروم ہے۔

سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مختصر سی حدیث اپنے اندر نہایت معنویت رکھتی ہے۔ اس میں یہ نہایت
ن دار بات بیان فرمائی گئی ہے کہ جو شخص نرمی کی صفت سے تہی دامن ہے وہ خیر و خوبی سے یکسر
م ہے۔

" نرمی " کے لیے حدیث میں " رفق " کا لفظ بیان ہوا ہے۔ یعنی ملاطفت اور تلطف۔ یہ لفظ
سختی " اور " شدت " کی ضد ہے۔ مطلب یہ کہ دنیا میں انسان کو جو معاملات پیش آئیں، ان میں
ں اختیار کی جائے، شدت سے بچا جائے، سہولت کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ سخت گیری سے دو
جائے۔ بات کی جائے تو نرمی سے، کسی کو سمجھایا جائے تو آسان طریقے سے۔ کسی سے کچھ مانگا
طلب کیا جائے تو میٹھے انداز میں، کسی سے کچھ کہنا ہو تو اس اسلوب سے کہ سامنے سننے والا خود
و اس کی طرف کھنچا چلا جائے۔ وہ طرز کلام ایسا ہو کہ پتھر کا دل بھی موم ہو جائے۔ دلوں کو موہ لینا اور
نفس کو موافق بنا لینا، وہ وصف عظیم ہے کہ جس کو اللہ عطا فرما دے وہ خیر کثیر اور بہت بڑی بھلائی سے
نوازا گیا اور جس کو اس صفت سے محروم کر دے، وہ خیر و برکت دینی اور بھلائی کے تمام ذخائر سرمائے
سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

حدیث میں اللہ تعالیٰ کے اسمائے مبارکہ میں ایک نام رفیق بھی آیا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اپنے بندوں کی کمال مہربانی سے خبرگیری فرماتا ہے، ان کو اپنے لطف وکرم سے رزق بہم پہنچاتا ہے اور رفق و ملائمت سے ان کی ضرورتیں اور حاجتیں پوری کرتا ہے۔ پھر کمال یہ ہے کہ اپنے ترحم و تلطف میں اس امر کی پروا نہیں کرتا کہ وہ اس کی اطاعت بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ وہ اپنے مطیع و فرماں بردار بندوں سے رفق اور نرمی کا سلوک کرتا ہے اور جو لوگ اس کی اطاعت نہیں کرتے، ان پر بھی برابر لطف وکرم کی بارش فرماتا رہتا ہے۔ یعنی اس کی مہربانیوں کے ہمہ گیر دائرے میں ہر شخص شامل ہے اور اس کا ابرکرم ہر متنفس پر برستا ہے۔ اس کے اطاعت گزار بھی اس سے متمتع ہوتے ہیں اور نافرمان بھی۔

اللہ چوں کہ رفیق ہے، لہذا رفق اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور رفق کی وجہ سے انسان کو سب کچھ عطا فرماتا ہے اور اس پر پیہم نوازشیں کرتا ہے۔ اپنے بندوں میں بھی وہ نرمی، رفق اور ملائمت کے اوصاف دیکھنا چاہتا ہے۔ چنانچہ جو شخص انسانوں سے معاملات اور میل جول میں نرمی کا برتاؤ کرنے کا عادی ہے، وہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک حدیث روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ۔

یعنی نرمی جس چیز میں پائی جائے اس کو زینت عطا کرتی ہے اور جس سے الگ کرلی اس کو بدنما بنا دیتی ہے۔

اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ رفق اور نرمی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے، جس شخص کو یہ نعمت حاصل ہوگئی وہ دنیا کی تمام نعمتوں سے مالا مال ہوگیا اور جو شخص اس سے محروم رہا اس پر برائیوں اور قباحتوں نے تسلط جما لیا اور بدنمائی اس کے حصے میں آئی۔

جو لوگ دوسروں سے سخت کلامی سے پیش آتے اور غیظ و غضب سے بھرے رہتے ہیں وہ نہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہیں اور نہ انسانی معاشرے میں ان کو احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ معاشرے میں انھیں کسی قدر و منزلت کا مستحق نہیں سمجھا جاتا۔ ان کا یہ طرز عمل اسلامی تعلیم کے خلاف، اخلاق کے منافی اور تہذیب و ثقافت کے صحت مندانہ اصولوں کے قطعاً برعکس ہے۔ صحیح آدمی وہ ہے جو نرمی سے زندگی گزارتا اور سب سے پیار اور محبت کا برتاؤ کرتا ہے۔

© rasailojaraid.com